علم شہریت کے بنیادی تصورات

(The Basic Concepts of Civics)

سوال: خاندان کا مفہوم بیان کریں نیز خاندان کی اقسام تحریر کریں۔ (فیصل آباد بورڈ 2015ء، گوجرانوالہ بورڈ 2013ء)

جواب : خاندان کا مفہوم (Meaning of Family): خاندان ایک قدیم اور قدرتی ادارہ ہے خاندان افراد معاشرہ کا ایک ایسا اجتماع ہے جو ماں باپ اور بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ خاندان میں مرد اور عورت ایک پاکیزہ اور مقدس بندھن ہیں، اکٹھے رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں۔

خاندان کی مختلف اقسام (Different Kinds of Family): ذیل میں خاندان کی چند اہم اقسام کا ذکر کیا جائے گا:

1- پدرسری خاندان (Patriarchal Family): اس سے مراد وہ خاندان ہے جس میں خاندان یا کنبے کا سربراہ باپ کو تسلیم کیا جاتا ہے اور نسل، نام اور نسب کا سلسلہ بھی اسی سے چلتا ہے۔ باپ کی جائیداد اس کی اولاد میں تقسیم ہوتی ہے۔ باپ کو خاندان کے ارکان پر وسیع اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ دنیا بھر میں زیادہ تر خاندان کی یہی شکل وصورت مروج ہے۔

2- مادرسری خاندان (Matriarchal Family): اس قسم کے خاندان میں باپ کی حیثیت ثانوی ہوتی ہے۔ ماں کنبے کی سربراہ تصور ہوتی ہے اور وہ وسیع اختیارات کی مالک ہوتی ہے۔ جائیداد اور اختیارات کی وارث اس کی لڑکیاں ہوتی ہیں۔ ایسے خاندان اب بھی ہندوستان کے بعض مقامات مثلاً آسام اور مالابار میں موجود ہیں۔

3- مخلوط خاندان (Joint Family): خاندان کی یہ قسم برصغیر پاک و ہند میں عام پائی جاتی ہے۔ اس میں ایک فرد کی ساری اولاد جس میں پوتے اور نواسے تک شامل ہوتے ہیں ایک ہی جگہ قیام پذیر ہوتے ہیں۔ خاندان کے معمر ترین بزرگ کا بڑا احترام کیا جاتا ہے۔ تمام فیصلے اس کے مشورے سے کیے جاتے ہیں اور خاندان کے جملہ اخراجات مشترکہ آمدنی یا مشترکہ جائیداد سے پورے کیے جاتے ہیں۔ ایسے خاندان میں عموماً اتفاق و اتحاد کی فضا پائی جاتی ہے۔

4- علیحدہ خاندان (Separate Family): اس سے مراد ایسا خاندان ہے جو اپنے والدین سے الگ ہو کر بسایا گیا ہو۔ ایسا خاندان صرف خاوند، بیوی اور بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ کسی خاندان میں جب بچے جوان ہو جاتے ہیں تو وہ شادی کر کے الگ گھر بسا لیتے ہیں۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ روزمرہ خاندانی تنازعات سے نجات مل جاتی ہے اور وہ نسبتاً پرسکون زندگی بسر کرتے ہیں۔ آج کل اس قسم کے خاندان کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔

5- قدامت پسند خاندان (Conservative Family): تہذیبی و ثقافتی ترقی کے لحاظ سے خاندانوں کو مزید دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایسے خاندان جو قدیم رسم و رواج کے پابند ہیں اور نئی تبدیلیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، قدامت پسند خاندان کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ لکیر کے فقیر چلے آ رہے ہیں اور نئے تقاضوں کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا پسند نہیں کرتے۔ باپ دادا کی طرز معاشرت پر عمل کرتے ہیں حتیٰ کہ جدید تعلیم کو بھی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان خاندانوں میں عورتیں سخت پردہ کی پابند ہوتیں ہیں اور لڑکیوں کو تعلیم دلانا برا سمجھا جاتا ہے۔ ایسے خاندان پاکستان کے اندر بھی مل جاتے ہیں۔

6- جدت پسند خاندان (Modern Family): ایسے خاندان جو جدید تقاضوں کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں اور قدیم رسم و رواج سے نفرت کرتے ہیں، جدت پسند خاندان کہلاتے ہیں۔ انہیں مغربی طرز معاشرت پسند ہوتی ہے۔ یہ اولاد پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کرتے۔ عورتیں

www.downloadclassnotes.com

پردہ کی پابند نہیں ہوتیں بلکہ عورتیں اور مرد ایک دوسرے سے آزادانہ ملتے ہیں۔ان کی اولاد جدید تعلیم حاصل کرتی ہے۔

شادی کی اقسام کی بنیاد پر خاندان کی اقسام:

1- یک زوجگی(Monogamy): اس قسم کی شادی میں ایک مرد صرف ایک عورت سے شادی کرتا ہے۔ یہ رواج اکثر ملکوں میں پایا جاتا ہے اور اس میں بچوں کی پرورش کی ذمہ داری اس مرد اور عورت پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے انہیں جنم دیا ہو۔ ماں اور باپ بڑے پیار و محبت سے اپنی اولاد کی تربیت کرتے ہیں۔

2- کثرت ازدواج(Polygamy): اس سے مراد ایسی شادی ہے جس میں مرد بیک وقت کئی عورتوں سے شادی کر سکتا ہے۔اس کا رواج کئی ملکوں میں پایا جاتا ہے۔اسلام نے بھی حالات کے تحت ایک سے زائد عورتوں سے شادی کی اجازت دے رکھی ہے لیکن اس کے لیے بعض شرائط کی پابندی کرنا لازمی ہے جو ایک عام آدمی کے بس کا روگ نہیں۔

3- کثیر شوہری(Polyandry): اس قسم کی شادی میں ایک عورت بیک وقت کئی مردوں کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔اس شادی کا رواج بہت کم ہے لیکن تبت اور ہندوستان کے بعض علاقوں مثلاً جنوبی ہندوستان کے کئی مقامات پر اس کی مثالیں عام ملتی ہیں۔

خاندان یا کنبہ
(Family)

سوال: خاندان یا کنبہ کی تعریف نیز خاندان کی اہمیت تحریر کریں۔

جواب : تعارف: خاندان سب سے اولین اور قدیم انسانی ادارہ ہے جو ہر دور میں کسی نہ کسی صورت میں موجود رہا ہے۔اسلامی نظریہ کے مطابق نکاح کو خاندان کی بنیاد بنایا گیا ہے جس کی رو سے مرد اور عورت ایک پاکیزہ اور مقدس بندھن میں بندھ کر اکٹھے زندگی بسر کرتے ہیں۔حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام نے دُنیا کے پہلے خاندان کو تشکیل دیا۔

خاندان کی تعریف
(Definition of Family)

بعض مفکرین نے خاندان کی حسب ذیل تعریفیں وضع کی ہیں:

1-ارسطو(Aristotle): ''خاندان ایک قدرتی ادارہ ہے جس کی ابتدا انسانی ضروریات کی بنیاد پر ہوئی۔''

2-ایمری بوگارڈس(E. Bogardus): ''خاندان ایک موثر گروہ ہے جو ماں باپ اور ایک یا زیادہ بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔''

3-رابرٹ میک آئیور(Robert Mac Iver): ''خاندان ایک ایسا گروہ ہے جو جنسی رشتے سے وجود میں آتا ہے اور یہ رشتہ بچوں کی پیدائش اور تربیت کے لئے ضروری اور پائیدار ہوتا ہے۔''

4- ینگ اینڈ میک(Young & Mack): ''خاندان دو یا دو سے زیادہ افراد کا ایسا گروہ ہے جو ازدواجی اور خونی رشتہ میں منسلک ہوں اور اکٹھے رہتے ہوں۔''

خاندان کی اہمیت(Importance of Family): خاندان ایک قدرتی اور بنیادی معاشرتی ادارہ ہے جو حسب ذیل اہم وظائف سرانجام دیتا ہے جن کے بغیر کوئی معاشرہ اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکتا:

1-اولین تربیت گاہ(First Training Centre): خاندان تمام دیگر انسانی تعلقات سے پہلے وجود میں آیا اور یہ بچے کا اولین

مدرسہ ہے۔ بچہ اس میں ہی ہوش سنبھالتا ہے اور اپنے والدین کے زیر سایہ عمر کی مختلف منازل طے کرتا ہے۔ اس کے افعال و کردار اور عادات و اطوار کی یہ پہلی تربیت گاہ ہے۔ خاندان ہی پہلا معاشرتی ادارہ ہے جس میں بچے کی شخصیت اجاگر ہوتی ہے۔ وہ دوسرے افراد کے ساتھ اپنے تعلقات استوار کرتا ہے اور آداب زندگی کے طریقوں سے آگاہی حاصل کرتا ہے۔

2-عادات واطوار پر اثر (Impact on Habits and Manners): بچے کی مستقبل کی زندگی کا انحصار خاندان کے ماحول اور تربیت پر ہوتا ہے۔ اس میں رہ کر وہ مختلف عادتیں سیکھتا ہے اور اس کے حسن و قبح کا اثر اس کی آئندہ زندگی پر پڑتا ہے۔ والدین کے افعال و کردار سے بچے کی زندگی متاثر ہوتی ہے۔ اگر والدین متقی اور پرہیزگار ہوں گے تو بچے کی عادات بھی نیک خیالات کی حامل ہوں گی۔ اس کے برعکس اگر والدین کسی بری عادت کا شکار ہیں تو اس کا اثر قدرتی طور پر بچے کے خیالات پر پڑتا ہے۔

3-اچھی صفات کی تعلیم (Education of Good Values): خاندان میں رہتے ہوئے اس میں رواداری، قربانی اور ایثار کا جذبہ اجاگر ہوتا ہے۔ وہ اجتماعی مفاد کی خاطر ضبط نفس کی تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اسے اس بات کی تعلیم دی جاتی ہے کہ وقت پر دوسرے افراد کی مدد کرنی ہے اور اجتماعی مفاد کے سامنے اپنے مفاد کو قربان کر دینا چاہئے۔ غرضیکہ خاندان ہی سے اسے اعلیٰ صفات کی تعلیم ملتی ہے۔

4-اچھا شہری بننے میں مدد دیتا ہے (Help in Becoming a Good Citizen): خاندان ہی میں بچے کو شہریت کی صحیح تعلیم ملتی ہے بچہ اسی میں دوسرے افراد کے ساتھ تعلق استوار کرنا سیکھتا ہے اور ہمدردی، ایثار، اطاعت اور ضبط نفس کے جذبات کی تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اس سے بچے کو نظم و ضبط، بے غرضی، خلوص و محبت اور پابندیٔ اخلاق کا سبق ملتا ہے۔ یہ ایسی خاصیتیں ہیں جن کا ایک بہترین شہری میں موجود ہونا ضروری ہے۔

5-پابندیٔ قانون کا سبق (Lesson of Law Abiding): بچے کو قانون کی پابندی کا سب سے پہلا سبق بھی خاندان ہی میں حاصل ہوتا ہے۔ اس میں لوگ اپنے بڑوں کی عزت کرتے ہیں اور ان کے احکام کی پابندی کرتے ہیں۔ اس سے فرمانبرداری کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے جو سماجی زندگی میں ملکی قوانین پر عمل کرنے کا اہل بنا دیتی ہے۔

6-تہذیب و ثقافت سے آگاہی (Awareness of Civilization and Culture): خاندان بچے کے ذہن میں معاشرے کے رسم و رواج اور خیالات کی پرورش بھی کرتا ہے۔ خاندان سے ہی ادب، علوم و فنون اور دیگر لطیف احساسات و جذبات کی حقیقت اور کارفرمائیوں سے آگاہی ہوتی ہے۔ چنانچہ بچے کا ذہن ثقافتی سرمائے کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ وہ اپنے دور کی تہذیب بھی اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح تہذیبی اور ثقافتی سرمایہ اس کے ذہن میں محفوظ رہتا ہے اور آئندہ نسلوں میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔

7-معاشی پہلو (Economic Aspect): خاندان میں بچہ معاشی ضروریات کو سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لئے دولت کس طرح پیدا کی جاتی ہے اور اس کے صرف کی کیا صورت ہوتی ہے۔ خاندان بچے کی ضروریات اور آسائش کا خیال رکھتا ہے۔ یہ اپنے اراکین کو زیور تعلیم سے آراستہ کرتا ہے اور انہیں اپنے پیشے کے چناؤ میں ہر ممکن مدد دیتا ہے تاکہ وہ معاشی لحاظ سے خوشگوار زندگی بسر کر سکیں۔

سوال: خاندانی نظام کی اہم خصوصیات بیان کریں۔

جواب: خاندانی زندگی کی خصوصیات (Characteristics of Family Life): خاندانی زندگی کی چند اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

1-شادی کا بندھن (Relationship of Marriage): خاندان میں دو مختلف جنسوں کے باہمی تعلق کو باقاعدہ شادی کے ذریعے استوار کیا جاتا ہے۔ یہ رشتہ مذہبی احکامات کے تحت سرانجام پائے یا ریاست کے قوانین کے تحت اس کی اخلاقی حیثیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

2-افزائش نسل(Reproduction): ہر خاندان میں سلسلۂ نسل کو ترتیب دینے کے لئے خاص اصولوں پر عمل کیا جاتا ہے۔ خاندان نسل کی افزائش و ترقی کا باعث بنتا ہے۔

3-اولاد کی تربیت(Training of Offsprings): اس میں خاندان اور بیوی اپنا علیحدہ گھر بسانے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ ان کی اولاد سکون سے زندگی بسر کر سکے اور ان کی تربیت صحیح اصولوں پر کی جا سکے۔

4-معاشی تسکین(Economic Satisfaction): خاندان میں معاشی پہلو بھی کارفرما ہوتا ہے۔ مرد اور عورت میں باہمی تعاون کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ دونوں اپنی گونا گوں ضروریات کو بہم پہنچانے کے لئے حتی المقدور کوشش کرتے ہیں، لیکن اس میں ان کے معاشرتی ماحول کو بڑا دخل ہوتا ہے۔

5-خلوص و محبت (Sincerity and Affection): معاشرہ میں خاندان کو جزو لاینفک کی حیثیت حاصل ہے۔ بحیثیت ایک مختصر گروہ کے اس میں خلوص و محبت کے جذبات نمایاں نظر آتے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حقیقی انس صرف محدود سے انسانوں میں قائم ہو سکتا ہے اور تعداد کے اضافے کے ساتھ انسیت میں کمی ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کنبے میں مہر و محبت کی فراوانی ہوتی ہے۔

6-اخلاقی بہتری(Moral Improvement): خاندان جنس اور عمر کے تضاد کے مختلف رشتوں کو درست اصولوں پر ترتیب دیتا ہے۔ مثلاً بچے اور بوڑھے، جوان اور معمر، کمزور اور طاقتور، لڑکا اور لڑکی، مرد اور عورت وغیرہ۔ غرضیکہ خاندان تمام افراد کی تربیت کرتا ہے اور ان کے جذبات، احساسات اور افعال و کردار کو درست طور پر منظم کرتا ہے۔ ان میں باہمی تعاون، ہمدردی، اطاعت اور ایثار کے جذبات اجاگر کرتا ہے۔ اس طرح خاندانی زندگی فرد کی اخلاقی بہتری کی ضمانت دیتی ہے۔

معاشرہ(Society)

سوال معاشرہ کی تعریف کریں نیز معاشرے کی خصوصیات بیان کریں۔

سوال: معاشرہ کا مفہوم بیان کریں نیز فرد اور معاشرے کا باہمی تعلق بیان کریں۔(یا) انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔ بحث کریں۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2015ء)

جواب: معاشرے کا معنی و مفہوم

(Meaning of Society)

معاشرہ کے لئے انگریزی زبان کا لفظ سوسائٹی ہے جو بذات خود لاطینی زبان کے ایک لفظ (Socius) سے اخذ کیا گیا ہے جس کا مطلب ''ساتھی'' یا ''ساجھی'' ہے۔

سوسائٹی کا لفظ محدود اور وسیع دونوں معانی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ محدود معانی میں سوسائٹی اس جماعت یا گروہ کے لیے بولا جاتا ہے جو کسی خاص مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بنائی جائے۔ مثال کے طور پر ریڈ کریسنٹ سوسائٹی، ڈرامیٹک سوسائٹی وغیرہ۔ ایسی جماعتیں دراصل انجمن کہلوائے جانے کی مستحق ہیں۔ اس کے برعکس وسیع معنوں میں سوسائٹی سے مراد تمام انسانی جماعت یا معاشرہ کو کہتے ہیں۔ اس طرح اس مفہوم میں دوسری جماعتیں اور گروہ بھی شامل ہیں۔

معاشرہ کی تعریف(Definition of Society)

معاشرہ کیا ہے؟ ذیل میں چند مفکرین کی پیش کردہ تعریفوں کو درج کیا جاتا ہے جو انہوں نے اس سوال کے جواب میں وضع کی ہیں:

1-پروفیسر گڈنگز(Prof. Giddings): ''معاشرہ افراد کا ایسا گروہ ہے جو مشترکہ مفاد کے لیے ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔''

2-میک آئیور (Mac Iver): ''معاشرہ معاشرتی تعلقات کا ایسا نظام ہے جس میں ہم اپنی ساری زندگی گزارتے ہیں۔''

3- گرے (Gray): ''معاشرہ افراد کا ایسا گروہ ہے جو مشترکہ مفاد کی خاطر متحد ہو۔''

4-پروفیسر اے ڈبلیو گرین (Prof. A.W. Green): ''معاشرے میں کھلاڑیوں کے علاوہ کھیل کا میدان بھی ہوتا ہے۔ جس طرح کھلاڑیوں کے لئے میدان ضروری ہوتا ہے اس طرح افراد کے لئے معاشرہ اور افراد لازم و ملزوم ہیں۔''

5-رالف لنٹن (Ralph Linton): ''افراد کے ایسے گروہ کا نام جو لمبے عرصے سے ایک جگہ رہ رہے ہوں اور اشتراک عمل کی وجہ سے اس حد تک منظم ہو جائیں کہ ایک جسم کی طرح محسوس کریں۔''

6-علامہ ابن خلدون (Allama Ibn-e-Khaldun):

''معاشرہ ایک نامیاتی جسم ہے اور اس کی اپنی ایک شخصیت ہوتی ہے۔''

فرد اور معاشرے کا باہمی تعلق

(Mutual Relation Between Individual and Society)

مشہور یونانی مفکر ارسطو نے کہا تھا کہ انسان معاشرتی حیوان ہے۔ وہ فطرتاً تنہا زندگی بسر نہیں کرسکتا۔ اس کا یہ مقولہ آج بھی اسی طرح درست ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان معاشرے میں پیدا ہوتا ہے۔ اس میں کچھ عرصہ زندہ رہتا اور پھر اسی میں وفات پاتا ہے۔ یعنی پیدائش سے لے کر مرتے دم تک اس کی زندگی معاشرے سے وابستہ رہتی ہے۔

ارسطو نے مندرجہ ذیل اسباب کی بنا پر انسان کو معاشرتی حیوان کہا ہے۔

1-بچے کی پرورش (Nourishment of Child): انسان پیدائش کے وقت بالکل بے بس اور مجبور ہوتا ہے۔ وہ اپنی پرورش اور دیکھ بھال کے لئے معاشرے کا محتاج ہوتا ہے۔ یہ معاشرہ اس کا اپنا کنبہ اور اس کے اراکین ہوتے ہیں۔ یعنی اس کے والدین اور دوسرے رشتہ دار جو بڑے پیار سے اس کی تربیت کرتے ہیں اگر وہ اس کی حفاظت کا خیال نہ رکھیں تو اس کی زندگی چند گھنٹوں میں ختم ہو جائے' اس لئے نسل کی بقا کے لئے معاشرہ لازمی ہے۔

2-صلاحیتوں کی نشوونما (Growth of Capabilities): انسان کو قدرت کی طرف سے بڑی صلاحیتیں عطا کی گئی ہیں لیکن ان صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے وہ معاشرے کا محتاج ہے۔ اس میں انسان کی طرح تمام احساسات اور جذبات پائے جاتے ہیں۔ وہ آسانی غم اور خوشی کا اظہار کرسکتا ہے۔ گویائی کی صلاحیت اس میں مضمر ہوتی ہے۔ ان تمام قوتوں کی نشوونما کے لئے اسے معاشرے کی سخت ضرورت ہے۔ وہ بولنے کے قابل صرف اسی وقت ہوسکتا ہے جب اسے انسانوں کی صحبت میسر آئے۔

3-ماحول سے مطابقت (Adjustment with Environment): بچے کے ذہن میں بڑی لچک ہوتی ہے اور وہ ماحول کے اثرات قبول کرنے کی بڑی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ صلاحیت اسے ہر قسم کی عادات و اطوار اپنانے کے قابل بنا دیتی ہے۔ ماحول اس کے ذہن پر گہرا اثر کرتا ہے۔ وہ دوسروں کو جو کچھ کرتے دیکھتا ہے اس کی ہو بہو نقل اتارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح وہ بہت جلد دوسروں کی نقل کرنا شروع کر دیتا ہے اور اپنے آپ کو ماحول کے مطابق ڈھالنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔

4-تربیت (Training): بچہ شروع ہی سے معاشرے کا رکن بن جاتا ہے۔ بچپن میں دوسرے افراد کے احساسات اور خیالات اس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ انہیں اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ رفتہ رفتہ وہ معاشرے کے رسم و رواج سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ خاندان میں پرورش کے بعد وہ تعلیم کی غرض سے سکول اور کالج میں جاتا ہے اور یہ ثقافتی ادارے اس کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی تربیت کرتے ہیں۔

5-تہذیبی و ثقافتی ترقی (Development of Civilization and Culture): انسان نے آج جتنی ترقی کی ہے

وہ معاشرے ہی کی مرہون منت ہے۔ انسان کی زبان، ذہن، عقل اور فلسفہ سب معاشرے کی پیداوار ہیں۔ اس کی بدولت انسان نے مظاہر قدرت کو تسخیر کیا اور اس کی بے بہا قوتوں کو انسانی مفاد کے لئے کام میں لایا۔ موجودہ تہذیب بھی معاشرے کی پیداوار ہے۔

6-اخلاقی وروحانی ترقی(Ethical and Spiritual Development): انسان کی شخصیت کی نشوونما بغیر معاشرہ کے ناممکن ہے۔ اس کی ذہنی وجسمانی صلاحیتیں بھی معاشرے ہی میں اجاگر ہوتی ہیں۔ اگر معاشرہ نہ ہوتو اس کی مختلف صفات پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکیں۔ ہماری روحانی اور اخلاقی ترقی اسی کی مرہون منت ہے۔

7- سہولتوں کی فراہمی(Provision of Facilities): معاشرہ افراد کو بہتر زندگی کے لئے تمام سہولتیں فراہم کرتا ہے۔ انہیں ذہنی، جسمانی اور روحانی ترقی کے لیے مواقع فراہم کرتا ہے۔ ان کے لئے تعلیم وتربیت، علاج معالجے صحت وصفائی اور عدل وانصاف وغیرہ کی سہولتیں مہیا کرتا ہے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کر کے بہتر اور آرام دہ زندگی بسر کر سکیں۔

8-اجتماعی ترقی(Collective Development): معاشرہ کے پیش نظر کسی ایک گروہ، خاندان یا طبقے کی ترقی اور خوشحالی کا حصول نہیں ہوتا، بلکہ وہ معاشرہ میں شامل تمام افراد کی بہبود کے لئے کام کرتا ہے تاکہ وہ بحیثیت قوم مجموعی طور پر ترقی کی راہ پر گامزن ہوں اور پوری نوع انسانی کی ترقی اور خوشحالی ممکن ہو سکے۔ اس طرح معاشرہ افراد کی اجتماعی ترقی کے لئے کوشاں رہتا ہے۔

فرد اور معاشرہ میں کوئی تضاد نہیں:

(There is No Condradiction Between Man and Society)

فرد اور معاشرہ کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ فرد کی حیثیت معاشرہ متعین کرتا ہے اور معاشرہ افراد سے مل کر تشکیل پاتا ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

سوال: معاشرہ کی خصوصیات بیان کیجئے۔ (لاہور بورڈ 2013ء، 2015ء، فیصل آباد بورڈ 2016ء)

جواب : معاشرے کی خصوصیات(Characteristics of Society): معاشرتی زندگی حسب ذیل اہم خصوصیات کی حامل ہوتی ہے:

1- فکری ہم آہنگی(Cooperation Among Thought): معاشرے کے لئے یہ شرط ہے کہ اس کی ایک مشترک زندگی ہو اور یہ مجموعی طور پر ایک نظریہ رکھتا ہو۔ معاشرے میں افراد کے درمیان زندگی کے تمام مقاصد کے بارے میں ایک حد تک اشتراک کا پایہ جانا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ عارضی طور پر ایک جگہ جمع نہیں ہوتے بلکہ مقصد اور فکر کی یگانگت انہیں متحد کرتی ہے اور مقصد کا اشتراک افراد کو ایک دوسرے کے قریب لاتا ہے۔ بغیر فکری ہم آہنگی اور ذہنی یک جہتی کے معاشرے کا وجود ممکن نہیں۔

2- مستقل مقصد(Permanent Purpose): باہم مل جل کر رہنے میں افراد کی مرضی شامل ہے۔ وہ ارادی طور پر کسی خاص مقصد کے حصول کے لئے متحد ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے ایک مستقل اور پائیدار مقصد ہوتا ہے، جس کے لئے مسلسل جدوجہد کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسا وقت بھی نہیں آتا جب مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد کی ضرورت باقی نہ رہے کیونکہ مقصد مستقل ہوتا ہے مثلاً بنی نوع انسان کی بہبود و ترقی۔ اگر چند افراد اتفاقیہ طور پر کسی عارضی مقصد کے لئے ایک جگہ جمع ہو جائیں تو اسے معاشرہ نہیں کہا جاتا ہے۔ اس طرح ایک ہجوم سے معاشرہ مراد لینا غلطی ہے کیونکہ یہ اجتماع بغیر مقصد کے عمل میں آتا ہے۔

3- منظم زندگی(Organised Life): معاشرہ ایک منظم ادارہ ہے اور ادارے قواعد وضوابط کے تحت چلتے ہیں۔ معاشرے میں افراد کا

کسی نہ کسی طور پر منظم ہونا ضروری ہے۔ان کے عادات واطوار،ان کا چال چلن اوران کی سرگرمیاں کسی نہ کسی سماجی قانون اوررسم ورواج کے تحت انجام پائی جاتی ہیں۔ان کی مخصوص ثقافت اورتہذیب ہوتی ہے۔ان کے رہن سہن کا طریق بھی کسی خاص اصول کے تحت ہوتا ہے۔غرضیکہ وہ اپنے خاص رسم ورواج اورضابطے کے تحت منظم اجتماعی زندگی بسر کرتے ہیں۔

4-باہمی تعلقات(Mutual Relations): معاشرے کی بنیاد دراصل افراد کے باہمی رشتے پر استوار کی جاتی ہے۔اس میں ہر قسم کے انسانی رشتے اورتعلقات شامل ہوتے ہیں خواہ یہ تعلقات سیاسی ہوں یا سماجی،مذہبی ہوں یا تجارتی،اقتصادی ہوں یا ثقافتی۔اس میں اختیاری رشتے بھی شامل ہوتے ہیں اوروہ تعلقات بھی جو انسان کو مجبوراً استوار کرنے پڑتے ہیں۔ان رشتوں میں شعوری اورغیر شعوری،بلاواسطہ اور بالواسطہ،منظم اور غیر منظم ہر قسم کے تعلقات شامل ہوتے ہیں۔انہیں ہم معاشرتی تعلقات سے تعبیر کرتے ہیں۔

5-وسعت(Scope): معاشرے کی حیثیت محدود بھی ہوسکتی ہے اورعالمگیر بھی،کیونکہ اس اصطلاح میں بہت لچک پائی جاتی ہے۔مثال کے طور پر خاندان بھی ایک معاشرتی اکائی ہے اور بہت سے خاندان اورادارے مل کر ایک معاشرے کو جنم دیتے ہیں۔اس کا اطلاق عالمی حدود پر بھی کیا جاسکتا ہے۔اس طرح ایک عالمی معاشرے کی بنیاد جڑ پکڑتی ہے۔چنانچہ معاشرہ جغرافیائی حدوداورریاست کی قیود کا پابند نہیں،اس کی حدود ایک گاؤں تک محدوداورساری دنیا تک وسیع ہوتی ہیں۔

6-لچک داری(Flexibility): معاشرے کا لچک دار ہونا تاکہ وہ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال سکے۔یہ زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔جس میں مختلف جماعتیں اورادارے شامل ہوتے ہیں اوران کے بدلتے ہوئے حالات اورتقاضوں کے مطابق وہ اپنے مقاصد میں ردوبدل کرتا رہتا ہے۔

7-یک جہتی(Solidarity): معاشرہ افراد کا ایسا اتحاد ہے جس سے ان کی زندگی کے ہر شعبہ میں وحدت عمل کا پہلو نظر آتا ہے۔ان کے طرز عمل میں ہم آہنگی اوریگانگت پائی جاتی ہے۔معاشرہ میں یکسانیت اورافتراق دونوں پایا جاتا ہے۔ پھر بھی وہ اپنی زندگی میں ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں اورزندگی باہمی تعاون اوریک جہتی سے بسر کرتے ہیں۔

8-اختیاری رکنیت(Voluntary Membership): معاشرہ کی رکنیت اختیاری ہوتی ہے۔کسی فرد کو معاشرے کا رکن بننے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔لیکن جب وہ اس میں شمولیت اختیار کرتا ہے تو اس پر معاشرہ کے قواعد وضوابط کی پابندی لازمی ہوتی ہے۔

9-مساوات(Equality): معاشرے کا قیام کسی خاص طبقے کی خوشحالی یا بہبودی کے لئے عمل میں نہیں آتا۔اس سے ہر فرد،امیر ہو یا غریب یکساں طور پر بہرہ مند ہوتا ہے۔اس میں ہر شخص اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے اوراپنی بہتری اوراجتماعی بہبود کے لئے مختلف سرگرمیاں اختیار کرلیتا ہے۔معاشرہ کی بنیاد باہمی تعاون اورمساوات پر قائم کی جاتی ہے۔اس لئے اس میں کسی فرد کی حق تلفی نہیں ہوتی۔

10-پائیدار قیام(Permanent Stay): معاشرے کا قیام مستقل ہوتا ہے۔یہ وقتی جوش وجذبہ کی پیداوار نہیں بلکہ یہ افراد کے نسل درنسل اکٹھے رہنے سے معرض وجود میں آتا ہے۔ابن خلدون کا کہنا ہے کہ معاشرہ کہیں ایک سو بیس سال بعد مستحکم ہوتا ہے اور پھر یہ پائیدار ہوتا ہے۔اس کے مقاصد عارضی نہیں ہوتے بلکہ مستقل ہوتے ہیں اورکسی سیاسی نظام کے آجانے سے معاشرے میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

11-ماحول سے مطابقت(Adjustment with Environment): معاشرہ ماحول سے مطابقت رکھتا ہے۔اس کے افراد اپنے آپ کو طبعی اورجغرافیائی ماحول کے مطابق ڈھال لیتے ہیں۔آب وہوا اورموسم کی سختیوں کو برداشت کرتے ہیں اور باہم مل جل کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔معاشرہ ان کو تمام بنیادی ضروریات فراہم کرتا ہے۔

......☆......

طبقہ یا کمیونٹی (Community)

سوال: طبقہ یا کمیونٹی کی تعریف کریں اور اس کی مختلف اقسام کا ذکر کریں۔

جواب : تعارف: افراد کا ایسا گروہ جو مشترک احساسات و اقدار کی بنا پر منظم و مربوط ہو اور کسی مخصوص علاقے میں رہائش پذیر ہو" کمیونٹی یا طبقہ" کہلاتا ہے۔

طبقہ یا کمیونٹی کی تعریف
(Definition of Community)

مختلف مفکرین نے کمیونٹی کی تعریف اس طرح وضع کی ہے:

1-میک آئیور (Mac Iver): ''کمیونٹی ایک ایسا گروہ ہے جس کے ارکان زندگی کے تمام شعبوں میں مشترک زندگی گزارتے ہیں۔''

2-ایچ ڈبلیو زباگ (H.W. Zebag): ''طبقہ سے مراد ایسا مقامی علاقہ ہے جس کے باشندے مشترک زبان بولتے ہوں' یکساں رسم و رواج کے پابند ہوں اور ان کے جذبات' احساسات اور رجحانات کم و بیش ایک جیسے ہوں۔''

3- کنگسلے ڈیوس (Kingsley Devis): ''طبقہ ایک ایسا گروہ ہے جو ایک جغرافیائی علاقے میں سکونت پذیر ہو اور اس کے ارکان کے مابین مشترکہ مفادات کی بنا پر اتحاد اور یک جہتی پائی جائے۔''

طبقہ کی خصوصیات (Characteristics of Community): مندرجہ بالا تعریفوں سے طبقہ کی مندرجہ ذیل اہم خصوصیات واضح ہوتی ہیں:

1- یہ کچھ افراد کا ایک اجتماع ہے۔
2- اس کے ارکان ایک مخصوص علاقہ میں سکونت پذیر ہوتے ہیں۔
3- ایک مشترک زبان ہونے کی وجہ سے ان میں باہمی اتحاد و تعاون پایا جاتا ہے۔
4- ان کی معاشرت اور رسم و رواج میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔
5- ان کے احساسات اور جذبات کم و بیش ایک جیسے ہوتے ہیں۔
6- ان کے مفادات مشترک ہوتے ہیں۔
7- یہ اپنے معاملات باہمی تعاون سے طے کرتے ہیں۔

طبقہ کی اقسام (Kinds of Community): طبقہ کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1- دیہی طبقہ
2- شہری طبقہ
3- فرقہ وارانہ طبقے
4- سماجی طبقے
5- ذات پات کے طبقے
6- جنس کی بنیاد پر طبقے
7- تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ طبقے
8- پیشہ ورانہ طبقہ
9- مراعات یافتہ طبقہ اور استحصالی طبقہ

1-دیہی طبقہ (Rural Community): ایک مفکر ای۔ میرل لکھتا ہے:

''دیہی طبقہ خاندانوں کا ایک ایسا اجتماع ہوتا ہے جو مشترکہ مفادات کے لیے ایک دوسرے سے باہم تعاون کرتے ہیں۔''
گاؤں کی آبادی قلیل اور زیادہ تر زرعی پیشہ ہوتی ہے اور وہ قدامت پسند اور لکیر کے فقیر چلے آتے ہیں۔ اکثر تعلیم سے بے بہرہ ہوتے ہیں'

اس لئے پس ماندہ ہوتے ہیں۔ ان کے خیالات اور احساسات کم وبیش یکساں ہوتے ہیں اور ان کے باہمی روابط بڑے قریبی اور مخلصانہ ہوتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی خوشی و غمی میں برابر شریک ہوتے ہیں' لیکن بیشتر آبادی افلاس زدہ ہوتی ہے اور بنیادی ضروریات سے محروم ہوتی ہے۔ تاہم وہ مل جل کر علاقے کی ترقی وخوشحالی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ سادہ غذا اور کھلی اور خالص آب وہوا کی وجہ سے عموماً صحت مند ہوتے ہیں۔

2- شہری طبقہ (Urban Community): دلکاکس لکھتا ہے کہ

''شہری طبقہ ایک وسیع علاقہ میں رہائش پذیر ہوتا ہے اور وہ سب ایک دوسرے سے واقف نہیں ہوتے۔''

شہروں میں آبادی زیادہ ہوتی ہے اور لوگ زیادہ تر زیور تعلیم سے آراستہ ہوتے ہیں۔ ثقافتی سرگرمیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ لوگوں کا معیار زندگی بلند ہوتا ہے۔ آمدورفت اور تفریح کی سہولتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ سڑکوں اور بازاروں میں بڑی گہما گہمی اور رونق ہوتی ہے۔ کثیر آبادی باہمی خلوص اور محبت سے عاری ہوتی ہے۔

3- فرقہ وارانہ طبقے (Sectarian Community): ہر فرد کوئی نہ کوئی عقیدہ رکھتا ہے ایک عقیدہ رکھنے والے بھی کئی فرقوں میں بٹے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہر مذہب میں کئی کئی فرقے ہوتے ہیں۔ پاکستان میں اکثریت مذہب اسلام کے پیروکار ہیں' لیکن ان میں بھی کئی کئی فرقے ہیں مثلاً دیوبندی' بریلوی' اہل حدیث' شیعہ وغیرہ۔ یہ طبقے بعض اوقات مسلک کے اختلافات کی بناء پر آپس میں الجھ پڑتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ فروعی اختلافات کو نظر انداز کرتے ہوئے باہمی اتحاد و یگانگت کی فضا پیدا کریں۔

4- سماجی طبقے (Social Community): سماجی لحاظ سے بھی معاشرہ کو طبقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جو لوگ دولتمند ہوتے ہیں اور تمام وسائل پر دسترس رکھتے ہیں وہ امیر طبقہ کہلاتا ہے اور جو افراد وسائل سے محروم ہوتے ہیں یا برسر روزگار نہیں ہوتے اور اپنی ضروریات کما حقہ پوری نہیں کرسکتے' وہ غریب طبقہ کہلاتا ہے۔ ان دونوں کے مابین ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو کسی نہ کسی طرح محنت کرکے جسم وروح کا رشتہ برقرار رکھتا ہے اور اسے متوسط طبقہ کہتے ہیں۔

5- ذات پات کے طبقے (Caste System Community): معاشرے کو ذات پات کے طبقوں میں بھی تقسیم کیا جاتا ہے مثلاً ہمارے ہاں راجپوت' ککے زئی' سید' ارائیں وغیرہ ہیں۔ ہندو مذہب کو چار ذاتوں میں منقسم کیا گیا ہے جو یہ ہیں: برہمن' کھشتری' ویش' شودر۔

6- جنس کی بنیاد پر طبقے (Sex Basis Community): جنس کے لحاظ سے افراد کے دو معروف طبقے کئے جاتے ہیں۔ جنس قوی' جنس لطیف یعنی مرد طبقہ اور عورت طبقہ۔ دونوں میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ مرد طبقہ جسمانی لحاظ سے زیادہ مشقت اور محنت طلب امور انجام دیتا ہے۔ جب کہ عورت جسمانی لحاظ سے کمزور واقع ہوتی ہے' اس لئے یہ نسبتاً کم محنت طلب فرائض انجام دیتی ہے۔

7- تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ طبقے (Educated and Uneducated Community): جو لوگ زیور تعلیم سے آراستہ ہوتے ہیں انہیں اپنے برے بھلے کا ادراک ہوتا ہے۔ اپنے حقوق وفرائض سے آگاہ ہوتے ہیں اور اسے تعلیم یافتہ طبقہ کہتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو تعلیم سے بے بہرہ ہوتے ہیں اور اپنے حقوق وفرائض کو نہیں پہچانتے اسے غیر تعلیم یافتہ طبقہ کہتے ہیں۔

8- پیشہ ورانہ طبقے (Professional Community): معاشرے میں پیشوں کے لحاظ سے بھی کئی طبقے موجود ہیں۔ کسان' مزدور' سرمایہ دار' لوہار' موچی' قصاب' درزی اور گوالے وغیرہ۔

9- مراعات یافتہ طبقہ اور استحصال زدہ طبقہ (Privileged and Exploited Community): جن افراد کو کثیر وسائل حاصل ہوتے ہیں مثلاً جاگیردار' سرمایہ دار' صنعتکار وغیرہ۔ یہ لوگ ملک کے تمام وسائل پر قابض ہوتے ہیں اور انہیں اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک پسماندہ یا ترقی پذیر ملک میں حکومت کی تمام مشینری انہی کے قبضے میں ہوتی ہے۔ اس کے مقابلے میں ایسے افراد جن کو ان کی محنت کا پورا معاوضہ نہیں ملتا یا ان سے بیگار میں کام لیا جاتا ہے' استحصال زدہ طبقہ کہلاتا ہے۔ یہ پہلے طبقے کے رحم وکرم کا محتاج ہوتا ہے اور معاشرے

کے پسماندہ حصے پر مشتمل ہوتا ہے۔

قوم اور قومیت (Nation & Nationality)

سوال: قومیت سے کیا مراد ہے؟ قومیت کے عوامل کیا ہیں؟
قومیت کی تعریف کریں۔ قومیت کے مختلف عوامل یا عناصر کیا ہیں؟

جواب : تعارف: قومیت سے مراد ایک ایسا احساس یا جذبہ ہے جو بعض مشترک روابط رکھنے والے افراد میں موجود ہوتا ہے۔ یہ لوگ اپنے اندر اتحاد یا ایک ہونے کا ایک خاص جذبہ رکھتے ہیں۔ یہ جذبہ لوگوں کو احساس دلاتا ہے کہ زندگی میں ان کا مفاد مشترک ہے اور وہ دوسرے افراد سے جو انہی بنیادوں پر آپس میں متحد ہوتے ہیں اپنی جداگانہ شناخت رکھتے ہیں جس کا اظہار وہ اپنے کردار و سیرت سے کرتے ہیں۔
اس جذبے کی تخلیق اور نشوونما میں مختلف عوامل، مددگار ثابت ہوتے ہیں جن میں مشترکہ رہائش، مشترکہ زبان، مشترکہ نسل، مشترکہ مذہب یا طرز حیات اور مشترکہ مفادات و مقاصد وغیرہ شامل ہیں۔

قومیت کی تعریف (Definition of Nationality)

ذیل میں، ہم چند معاشرتی علوم کے ماہرین کی طرف سے پیش کی گئیں قومیت کی تعریفیں تحریر کرتے ہیں:

1- گل کرائسٹ (Gilchrist): ''قومیت وہ روحانی جذبہ ہے جو مشترکہ نسل، مذہب، زبان، مفادات اور تاریخی روایات کی بنیاد پر لوگوں کو باہم متحد کردے۔ یہ جذبہ مذکورہ بالا چند یا تمام عناصر کے سبب جنم لیتا ہے۔''

2- جان سٹوارٹ مل (Jhon Stewart Mill): ''قومیت افراد کا ایسا گروہ ہے جو ایک دوسرے سے اخوت اور ہمدردی کے جذبات رکھتے ہیں۔ جن کی بنیاد پر ان میں باہمی تعاون اور اشتراک عمل پایا جاتا ہے۔''

3- جے۔ ایچ روز (J.H. Rose): ''قومیت دلوں کا ایسا اتحاد ہے جو ایک مرتبہ قائم ہونے کے بعد کبھی ختم نہیں ہوتا۔''

4- ڈاکٹر گارنر (Dr. Garner): ''افراد میں قومیت کی خصوصیات اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب ان میں ایسے رشتوں میں منسلک ہونے کا احساس بیدار ہو جاتا ہے جس کے باعث وہ اپنے آپ کو ایک الگ معاشرتی وحدت تصور کرتے ہیں۔''

قومیت کے مختلف عوامل یا عناصر (Different Elements of Nationality): معاشرتی علوم کے ماہرین کے نزدیک حسب ذیل عوامل یا عناصر میں سے چند ایک یا تمام قومیت کے جذبے کی تخلیق اور نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں:

1- مشترکہ نسل	2- مشترکہ زبان
3- مشترکہ ثقافتی و تاریخی روایات	4- مشترکہ رہائش
5- مشترکہ مذہب	6- مشترکہ طرز حیات یا نصب العین
7- مشترکہ سیاسی مقاصد	8- مشترکہ معاشی مفادات
9- جداگانہ شناخت	10- مشترکہ رسوم و رواجات

ذیل میں ہم ان مختلف عوامل پر مختصر انداز میں اظہار خیال کریں گے۔

1- مشترکہ نسل (Common Race): قومیت کی تخلیق اور نشوونما میں نسل اور رنگ کا اشتراک سب سے اہم اور بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ مشترکہ نسل سے مراد افراد اور ان کے گروہوں کا ہم نسب ہونا یا ایک ہی جد اعلیٰ کی اولاد ہونا ہے۔ اس جذبے کی بدولت لوگوں میں اتحاد اور ایک ہونے کا احساس جنم لیتا ہے۔ وہ متحد ہو کر قومیت کے مضبوط رشتے میں بندھ جاتے ہیں۔ یہودیوں میں مشترکہ نسل میں سے ہونے کا احساس انہیں

ہمیشہ متحد رکھتا ہے خواہ وہ اسرائیل میں آباد ہوں یا روس، امریکہ اور یورپ میں۔ مشترکہ نسل کا احساس نہ صرف ان میں اتحاد اور یگانگت پیدا کرتا ہے بلکہ ان میں نسلی غرور اور دنیا پر غلبہ حاصل کرنے کے جذبات بھی پیدا کرتا ہے۔

2- مشترکہ زبان (Common Language): مشترکہ نسل کی طرح مشترکہ زبان کو بھی قومیت کے جذبے کی تخلیق اور نشوونما کے لئے بنیادی اہمیت کا حامل عنصر قرار دیا جاتا ہے۔ زبان کی سانجھ لوگوں میں اتحاد و یگانگت اور ایک ہونے کے جذبات پر مبنی رشتوں کو مضبوط کرتی ہے اور نسل کے اختلاف کے باوجود لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہے۔ زبان کے ذریعے لوگ اپنے دل کی بات اپنے ہونٹوں پر لے آتے ہیں۔ زبان کی سانجھ سے مشترکہ ادب اور شاعری اور مشترکہ افکار و خیالات پروان چڑھتے ہیں اور ان کی اشاعت و تبلیغ ہوتی ہے۔ عرب لیگ کا قیام بھی عربی زبان کے اشتراک کی بدولت ممکن ہوا ہے۔ عربی زبان کی سانجھ کی وجہ سے عربی لوگوں میں "ایک ہونے" کا احساس روز بروز ترقی کر رہا ہے۔

3- مشترکہ ثقافتی و تاریخی روایات (Common Culture and Historical Traditions): ثقافت ایک وسیع المعانی لفظ ہے تاہم اس سے مراد فنون لطیفہ یعنی شاعری، مصوری، سنگ تراشی، فن تعمیر، موسیقی، ناچ گانا، لباس و خوراک، حسن اور رہن سہن کے طریقوں، مادی، روحانی اور معاشرتی ورثہ ہے۔ مشترکہ ثقافتی ورثہ افراد میں وحدت فکر و عمل پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے جو بالآخر انہیں الگ قومی شناخت عطا کرتا ہے۔

مشترکہ ثقافتی ورثہ کی طرح مشترکہ قومی تاریخی روایات بھی قومی اتحاد اور یک جہتی کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ افراد کو ایک تسلسل کی زنجیر میں باندھ دیتی ہیں۔ مشترکہ مصائب، مسرت اور تاریخی تجربات و احساسات افراد کو وحدت کی لڑی میں پرو دیتے ہیں۔ بیسویں صدی میں نو آزاد ممالک اور نو تعمیر شدہ اقوام کے افراد میں تاریخی تجربات اور بصیرتوں نے جنگ آزادی کا جذبہ بیدار کیا اور ان نئی اقوام نے سامراجی آقاؤں سے لڑ کر آزادی حاصل کی جو جذبہ قومیت کا ایک لازمی تقاضا ہے۔

4- مشترکہ رہائش (Common Stay): اگر افراد کی ایک بڑی تعداد مدت اور کئی نسلوں سے ایک ہی سرزمین پر مشترکہ رہائش رکھے ہوئے ہو تو اس میں جذبہ قومیت فطری طور پر پیدا ہو جاتا ہے۔ مشترکہ رہائش کی وجہ سے ان کے دکھ سکھ، غم اور خوشی سانجھے ہوتے ہیں۔ وہ اکٹھے مل کر اپنی سرزمین کے خلاف بیرونی حملہ کا دفاع کرتے ہیں۔ اس طرح وطن لوگوں کے لئے اتحاد اور یگانگت کی ایک بنیاد بن جاتا ہے۔

5- مشترکہ مذہب (Common Religion): مذہب کا رشتہ دوسرے رشتوں سے زیادہ طاقتور اور قوی ہوتا ہے۔ مذہب نے ہمیشہ لوگوں کو اتحاد اور یگانگت کے رشتوں میں پرو دیا ہے۔ دنیا کی تاریخ بتاتی ہے کہ مشترکہ مذہب کی بدولت لوگوں نے قومی اور ملکی تعمیر و ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ پاکستان اور اسرائیل کی ریاستوں اور قوموں کی تشکیل میں مذہب نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

6- مشترکہ طرز حیات یا نصب العین (Common Life style and Goals): مشترکہ طرز حیات یا نصب العین بھی جذبہ قومیت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی بہترین مثال ریاست ہائے متحدہ امریکہ ہے۔ وہاں کے لوگ امریکی طرز حیات پر فخر کرتے ہیں اور اس طرز حیات نے ان میں جمہوریت، حقوق، انفرادیت، سخت کوشی، انسانیت، محدود حکومت اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کے حصول کا نصب العین اجاگر کیا ہے۔ امریکہ کے باشندے امریکی طرز حیات اور نصب العین میں یقین رکھتے ہیں اور یہ یقین ان میں جذبہ قومیت کو فروغ دینے کا باعث بنا ہے۔

7- مشترکہ سیاسی مقاصد (Common Political Objectives): ایک ہی حکومت یا سیاسی نظام کے تحت زندگی بسر کرنے والے متعدد انسانی گروہ خواہ وہ کتنے ہی مختلف کیوں نہ ہوں، جذبہ قومیت سے سرشار ہوتے ہیں اور ان میں احساس پیدا ہوتا ہے کہ ان کی اپنی حکومت، اقتدار اور شناخت ہے۔ غیر ملکی حکومت کے تحت مقامی لوگوں میں جذبہ قومیت بیدار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ غیر ملکی اقتدار کو اپنی نسلی اور قومی تذلیل سمجھتے ہیں اور وہ اپنی عزت کی خاطر غیر ملکی آقاؤں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں یعنی مشترکہ سیاسی مقاصد لوگوں کو متحد اور "ایک ہونے" میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

8- مشترکہ معاشی مفادات (Common Economic Interests): اگر لوگوں کے مختلف گروہوں میں معاشی مفادات

کی سانجھ پائی جائے تو وہ بالآخر متحد ہو کر ان مفادات کے حصول کے لیے سرگرم عمل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح مشترکہ معاشی مفادات لوگوں میں جذبہ قومیت کی تشکیل و ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ 1707ء میں انگلستان اور سکاٹ لینڈ کے عوام نے مشترکہ سیاسی مفادات کے حصول کے لیے متحدہ برطانوی قومیت کی تشکیل کی۔ اسی طرح مصر، شام، یمن وغیرہ نے مشترکہ مفادات کی خاطر متحدہ عرب جمہوریہ کی تشکیل کی۔

9- جداگانہ شناخت (Separate Identification): مشترکہ نسل، رہائش، مذہب اور سیاسی مقاصد متعدد گروہوں کو رشتہ اتحاد میں پرو دیتے ہیں اور ان میں الگ قومی شناخت کی روح پھونک دیتے ہیں۔ زمرن کے نزدیک، جب لوگوں میں جداگانہ قومی شناخت کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے تو وہ ایک قوم بن جاتے ہیں اور ایک قوم بن جانے کے بعد وہ دنیا میں اپنا مقام حاصل کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتے ہیں۔

10- مشترکہ رسوم و رواجات (Common Customs and Traditions): مشترکہ رسوم و رواجات، سانجھی اقدار، طرز عمل، پسند ناپسند، مشترکہ معیارات بھی لوگوں کے مختلف اور متعدد گروہوں کو ایک دوسرے کے قریب لے آتے ہیں۔ ان میں مشترکہ رسوم و رواجات کی وجہ سے جذباتی لگاؤ اور تعلق پیدا ہو جاتا ہے جس سے جذبہ قومیت پروان چڑھتا ہے۔

لیکن یاد رہے کہ محض مشترکہ رسوم و رواجات پر ہی جذبہ قومیت کی تخلیق اور نشوونما کا انحصار نہیں بلکہ اوپر ذکر کیے گئے متعدد دوسرے عناصر بھی اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

سوال: قوم کی تعریف کریں نیز قوم اور قومیت کے درمیان فرق واضح کریں۔

جواب: قوم کا معنی و مفہوم (Meaning of Nation)

عربی لفظ قوم انگریزی زبان کے لفظ (Nation) کا ترجمہ ہے جبکہ (Nation) کا لفظ بذات خود اطالوی زبان کے دو لفظوں (Natus) اور (Natio) سے ماخوذ ہے جن کے معانی نسل اور پیدائش ہیں۔ اس سے مراد افراد کا ایک ایسا گروہ ہے جس کا تعلق واحد یا مشترک نسل سے ہو۔ یہ قوم کا محدود معنی اور تصور ہے۔ شہریت میں قوم کی اصطلاح سیاسی معنوں میں استعمال کی جاتی ہے اور اس کا مطلب ایک ایسی قومیت ہے جو یا تو آزاد ہو یا آزادی کے لیے جدوجہد کر رہی ہو۔

قوم کی تعریف (Definition of Nation): ذیل میں ہم چند معاشرتی علوم کے ماہرین کی طرف سے قوم کی تعریفیں درج کریں گے:

1- لارڈ برائس (Lord Bryce): "قوم ایک ایسی قومیت ہے جو ایک سیاسی گروہ کے طور پر منظم ہو اور جو آزاد ہو یا آزادی کے حصول کی خواہش رکھتی ہو۔"

2- گل کرائسٹ (Gilchrist): "ریاست اور قومیت کے مجموعے کا نام قوم ہے۔"

3- پروفیسر زمرن (Prof. Zimmern): "افراد اگر محض یہ سوچ لیں کہ وہ ایک قومیت ہیں تو وہ ایک قوم بن جاتے ہیں۔"

4- ڈاکٹر لیکاک (Dr. Leacock): "قوم کی اصطلاح کا استعمال اگرچہ کئی معانی میں کیا جاتا ہے لیکن اسے صحیح طور پر نسلی خصوصیات کا حامل قرار دینا ہے۔"

5- پروفیسر ہیز (Prof. Hayes): "کوئی قومیت اتحاد اور مکمل آزادی کے بعد قوم بن جاتی ہے۔"

قوم اور قومیت کی اصطلاحات میں فرق (Difference Between Nation and Nationality):

1- قومیت ایک جذبے کا نام ہے جس کے مطابق متعدد افراد میں اتحاد، یگانگت اور "ایک ہونے" کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس جذبے کا

انحصار بہت سے محسوس اور غیر محسوس عوامل وعناصر پر ہے جن میں اہم عوامل مشترکہ نسل' مشترکہ زبان' مشترکہ ثقافت' مشترکہ تاریخی روایات' مشترکہ سیاسی مقاصد' مشترکہ معاشی مفادات' مشترکہ وطن وغیرہ ہیں۔ اس کے برعکس قوم افراد کا ایک منظم گروہ ہے جو واضح طور پر نظر آتا ہے اور جذبہ قومیت کی وجہ سے اس کی تخلیق وتشکیل ہوتی ہے۔

-2 قومیت کا جذبہ قوم سازی کے عمل کے لئے اساس یا بنیاد کا کام کرتا ہے۔

-3 اگر قومیت ایک جذبے کا نام ہے تو قوم ایک ٹھوس حقیقت ہے جو زمان ومکاں کی حدود میں اپنا جداگانہ وجود رکھتی ہے۔ قوم ایک جسم ہے اور اسے محسوس کیا جاسکتا ہے' قوم کو دیکھا جاسکتا ہے۔ یعنی قومیت روح ہے تو قوم اس کا جسم ہے۔

-4 قوم کے ساتھ آزادی اور جداگانہ وجود کا اہم تعلق ہے۔ جب قومیت سیاسی عزائم اپنا لیتی ہے' آزادی کے لیے جدوجہد میں مصروف ہو جاتی ہے اور اپنے لئے علیحدہ ریاست فراہم کر لیتی ہے تو وہ قوم بن جاتی ہے۔

ملت اسلامیہ (Millat-e-Islamia)

سوال : ملت اسلامیہ کا مفہوم بیان کیجئے کہ ملت اسلامیہ کی فلاح کا راز وحدت ملی میں مضمر ہے۔

☆ **اسلامی تصور ملت پر تفصیل سے روشنی ڈالیے۔** (گوجرانوالہ بورڈ 2013ء)

جواب :

ملت کے معنی (Meaning of Millat)

لغت عرب میں ملت کے معنی ہیں طریقہ' راستہ' طرز عمل اور یہ لفظ قرآن حکیم میں انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ (یعنی ابراہیم علیہ السلام کا سیدھا راستہ) دین کے معنی بھی طرز زندگی ہے۔ جیسا قرآن مجید میں ارشاد ہے (بے شک اللہ کے نزدیک اصل طرز زندگی اسلام ہے) ایک اور مقام پر یوں ارشاد فرمایا ہے (اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطور طرز زندگی پسند فرمایا ہے)۔ اس لئے ملت سے مراد گروہ انسان ہے جو ایک مخصوص طریقہ کا طرز عمل یا طرز زندگی بالفاظ دیگر مخصوص دین اختیار کرتا ہے۔

اسلام میں وحدت ملی (One Millat in Islam): اسلام میں وحدت ملی سے مراد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نظم پر زور دیا جاتا ہے۔ ملت اسلامیہ میں خواہ اس کے افراد کا کچھ حصہ قطب شمالی اور قطب جنوبی میں رہتا ہو' یہی قدر مشترک ہے اور یہی قدر انہیں اس ادارہ کا رکن بناتی ہے۔ اس کی وجہ سے ان سب کا خدا ایک' رسول ایک اور کتاب ایک ہے۔ اس قدر مشترک یعنی توحید کو قرآن حکیم میں یوں ارشاد فرمایا ہے (اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور تفرقہ میں نہ پڑو)۔

ملت اسلامیہ کی خصوصیات
(Characteristics of Millat-e-Islamia)

ملت اسلامیہ کی خصوصیات اسے دوسری ملتوں اور معاشروں سے ممتاز کرتی ہیں۔

1- توحید (Oneness of God): توحید ملت اسلامیہ کی بنیاد ہے یعنی اس نظریہ کے حامل افراد کامل کر زندگی گزارنا ہی ملت اسلامیہ کہلاتا ہے۔ توحید سے مراد یہ اقرار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کی ذات' صفات' کمالات واختیارات میں کسی کو ذرہ برابر بھی شریک نہ ٹھہرانا۔ اگر یہ عنصر بنیادی طور پر موجود نہ ہو تو تمام اعمال خواہ کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں' اکارت جاتے ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ توحید کا محض زبانی اقرار کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ قلبی تصدیق بھی ضروری ہے کہ جس کا اظہار اعمال اور افعال سے ہوتا ہے۔

2- رسالت (Prophethood): عقیدہ توحید کے بعد رسالت کا مقام آتا ہے۔ یہ اس لئے کہ توحید کا صحیح تصور رسالت ہی سے انسان کو ملا ہے۔ نیز خدائے واحد نے خود اپنی اطاعت کا ذریعہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو قرار دیا ہے۔ عقیدہ رسالت میں یہ بات بھی شامل ہے۔ آپ ﷺ پر نبوت اور رسالت ختم ہو چکی ہے اور اب آپ ﷺ کے بعد کسی نبی یا رسول کا آنا ممکن نہیں۔

3-عدل ومساوات(Justice and Equality): ملت اسلامیہ میں افراد کے درمیان عدل ومساوات پائی جاتی ہے۔ یعنی کسی کو اس کے حق سے محروم نہیں کیا جاتا اور کسی کو اس کے حق سے زیادہ نہیں دیا جاتا۔ نیز حق کی ادائیگی میں کالے گورے، عربی، عجمی، امیر، غریب، چھوٹے بڑے، عورت، مرد کا کوئی فرق اور امتیاز ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ اسلام میں ترجیح کا معیار تقویٰ ہے اور تقویٰ بندے اور اللہ کے درمیان ایک راز ہے لہٰذا دراصل تمام مسلمان مساوی المرتبہ ہیں۔

4-اخوت(Brotherhood): ملت اسلامیہ کا تصور تمام انسانوں کو ایک لڑی میں پروتا ہے اور ایک کنبے کی سی صورت اختیار کرتا ہے۔ جس کا ہر فرد دوسرے کے لئے وہی احساسات وجذبات رکھتا ہے جو اپنے لئے یا سگے بھائی بہنوں کے لئے۔ اللہ کا ارشاد ہے:

"بے شک مسلمان بھائی بھائی ہیں۔"

یہ اخوت اسلام ہی کا رشتہ ہے جو دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا ہمدرد، خیر خواہ اور رفیق بناتا ہے۔ مسلمان خواہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں مصیبت یا ظلم کا شکار ہوں پوری ملت اسلامیہ ان کے دکھ درد میں شریک ہوتی ہے اور ان کی امداد واستقامت کے لیے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتی۔

5-ایثار وقربانی(Selflessness and Sacrifice): ملت اسلامیہ کے افراد ایک دوسرے کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تو مدینہ کے انصار نے مہاجرین کے لیے بے شمار قربانیاں دیں۔ یہاں تک کہ کسی انصار کی ایک سے زائد بیوی کی صورت میں اس نے ایک بیوی کو طلاق دے کر اسے غیر شادی شدہ مہاجر بھائی کے ساتھ نکاح میں دینا گوارا کرلیا۔ قرآن مجید کے الفاظ میں:

"مسلم معاشرہ کے افراد دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں خواہ اس صورت میں وہ خود گھاٹے میں ہی کیوں نہ رہیں۔" (سورۃ الحشر 9)

مسلمان ملکوں میں بارش، سیلاب، قحط سالی، خشک سالی، خانہ جنگی یا زلزلوں وغیرہ سے نقصان کی صورت میں مسلم امہ دینی بھائیوں کی مدد میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتی۔ افغانستان، صومالیہ کے تباہ حال مسلمانوں کو ان کے پاؤں پر کھڑا کرنے اور ان کی بحالی کے لیے اسلامی ممالک ان کی دل کھول کر مدد کر رہے ہیں۔

6-سادگی و پاکیزگی(Simplicity and Purity): اسلام نے ایک نہایت سادہ اور پاکیزہ ملت کی تعمیر وتشکیل کی ہے۔ یہ سادگی لباس، خوراک، رہائش، غرض زندگی کے تمام شعبوں میں نظر آتی ہے۔ اس طرح پاکیزگی خیالات، جسم، لباس اور کمائی کے ذرائع تک محیط ہے اور رزق حلال پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔

7-اخلاق و پرہیزگاری(Ethics): حضرت محمدؐ نے اپنی بعثت کا مقصد مکارم الاخلاق کی تکمیل قرار دیا تھا یعنی اخلاق و کردار کی خوبیوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم معاشرے کا اخلاق دیگر اقوام کے نظام ہائے اخلاق سے بالکل جدا اور ممتاز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "بے شک تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعلیٰ وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔"

8-عالمگیریت(Universality): ملت اسلامیہ قوم وملک کی حدود وقیود سے قائل نہیں بلکہ یہ عالمگیر برادری ہے۔ جو شخص بھی اسلامی عقائد واعمال پر ایمان رکھتا ہو وہ اس ملت کا فرد ہے خواہ اس کا تعلق کسی قوم، خاندان، نسل، ملک، علاقہ، زبان یا طبقہ سے ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں۔"

9-معاشرتی عدل(Social Justice): مسلم امہ اس وقت تک صحیح طریق سے نشوونما حاصل نہیں کرسکتی جب تک اس میں معاشرتی عدل کا اصول کارفرما نہ ہو۔ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں رفاہی معاشرہ قائم نہ کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "مسلمانو! جب تمہیں کسی عہد یا ذمہ داری کا کام تفویض کیا جائے تو تمہارا فرض ہے کہ لوگوں کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ کرو۔"

10-عدم تعصب(Un-prejudiced): اسلام میں ذات، برادری، رنگ، نسل، وطن اور زبان کی بنیاد پر کسی قسم کے تعصب کی کوئی گنجائش

www.downloadclassnotes.com

نہیں۔ دنیا کے تمام مسلمان بلا کسی امتیاز کے ایک ملت' ایک قوم اور ایک معاشرہ ہیں اور وہ ان معاملات میں دنیا کی دیگر اقوام کے ساتھ بھی رواداری سے پیش آتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

''لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا تاکہ تم آپس میں پہچانے جاؤ مگر درحقیقت معزز تم میں سے وہی ہیں جو زیادہ پرہیزگار ہیں۔''

11- تبلیغ و جہاد (Preaching and Jihad): ملت اسلامیہ کے ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ نیکی کو رواج دے کر برائی کو روکے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تم بہترین امت ہو اور تمہیں لوگوں کی بھلائی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔''

اس طرح اسلام اور اسلامی ریاست کے قیام کے لئے بھی مسلم لمۃ ہمہ وقت تیار رہتی ہے اور اس ضمن میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جاتا۔ ملت اسلامیہ کے افراد فریضہ جہاد کی ادائیگی میں بھی کوئی کوتاہی نہیں کرتے کیونکہ جہاد سے ہی ملت اسلامیہ کی زندگی اور نشوونما وابستہ ہے۔ جہاد جانی' مالی ہر طرح سے کیا جا سکتا ہے۔

12- اتحاد و یک جہتی (Unity and Solidarity): ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ رشتہ اخوت میں منسلک ہے اور ان میں اتحاد و یک جہتی پائی جاتی ہے۔ سب مسلمان ایک ملت ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

''مسلمان کے ساتھ مسلمان کا تعلق ایسا ہے جیسے ایک مضبوط عمارت جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت دیتا ہے۔''

اس ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو تاکہ تم تفرقہ میں نہ پڑو۔''

ٹیکسٹ بک کی مکمل حل شدہ آزمائشی مشق

انشائی ...... حصہ دوم

مختصر سوالات وجوابات

نوٹ: ہر سوال کے 2 نمبر ہیں۔

سوال (i): **خاندان کا مفہوم بیان کیجئے۔**

جواب: خاندان دنیا کا سب سے قدیم ترین ادارہ ہے۔ خاندان بنی نوع انسان کا وہ بنیادی ادارہ ہے جو نہ صرف بقائے انسانیت کا ضامن ہے' بلکہ اس ادارہ کی بدولت افزائش نسل انسانی ممکن ہے۔ خاندان ایک ایسا انسانی گروہ ہے جو ماں باپ اور بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

سوال (ii): **میک آئیور کی بیان کردہ معاشرے کی تعریف لکھئے۔**

جواب: معاشرہ ایک مخصوص انسانی گروہ ہے جو کافی مدت سے مشترکہ طور پر زندگی کی منازل منظم ہو کر طے کر رہا ہو اور اس کی بدولت گروہ کے افراد خود کو ایک وحدت سمجھیں۔ مختصراً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ معاشرہ افراد کا ایسا وسیع گروہ ہے جو اپنے اراکین کی ضروریات پوری کرتا ہے اور افراد اس کے بدلے میں بعض قواعد وضوابط اور رسم ورواج کی پابندی کر کے معاشرے کی اطاعت کرتے ہیں۔

سوال (iii): **گارنر نے قومیت کی کیا تعریف کی ہے؟**

جواب: گارنر کے مطابق ''افراد میں قومیت کی خصوصیات اس وقت جنم لیتی ہیں جب ان میں بعض رشتوں میں منسلک ہونے کا شعور پیدا ہو جاتا ہے اور اسی شعور کی بنیاد پر وہ خود کو ایک الگ معاشرتی وحدت تصور کرتے ہیں۔''

CIVICS NOTES FOR 1st YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال(iv): علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے اسلامی ملت کی وضاحت کیسے کی ہے؟

جواب: علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے اپنے کلام میں اسلامی ملت کی بنیاد صرف مذہب پر رکھی ہے۔ آپ نے اسلامی تصورات کی وضاحت مندرجہ ذیل اشعار میں یوں کی ہے:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر — خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار — قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

علامہ اقبالؒ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

بتان رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا — نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

سوال(v): قومیت کی تخلیق میں مشترک سیاسی مقاصد کیسے مدد و معاون ثابت ہوتے ہیں؟

جواب: قومیت کی تخلیق میں مشترکہ سیاسی مقاصد مدد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ دور حاضر میں کئی قومیں مشترکہ سیاسی مقاصد کی یکسانیت کی وجہ سے وجود میں آئی ہیں۔ مشترکہ سیاسی مقاصد نے امریکی قوم کو تخلیق کیا۔ پاکستان برصغیر کے مسلم عوام کے مشترکہ سیاسی مقاصد کی بدولت معرض وجود میں آیا۔

سوال(vi): لارڈ برائس نے قوم کی کیا تعریف کی ہے؟

جواب: لارڈ برائس کے مطابق ''قوم ایک قومیت ہے جس نے خود کو سیاسی وحدت کے طور پر منظم کر لیا ہو' جو آزاد ہو چکی ہو یا آزادی حاصل کرنا چاہتی ہو۔''

سوال(vii): ارسطو نے انسان کو معاشرتی حیوان کیوں کہا ہے؟

جواب: ارسطو کے بقول' انسان ایک معاشرتی حیوان ہے کیونکہ اس کی ضروریات زندگی اس قسم کی ہیں کہ وہ یہ ضروریات تن تنہا کیلئے پوری نہیں کر سکتا۔ انسان اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے معاشرے کا مرہون منت ہے۔ جس کی بنا پر ارسطو نے انسان کو معاشرتی حیوان کا خطاب دیا ہے۔

سوال(viii): خاندان بچے کو اطاعت کا درس کیسے دیتا ہے؟

جواب: خاندان بچے کو اطاعت کا درس دیتا ہے جب ایک بچہ کسی خاندان میں جنم لیتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ خاندان کے تمام افراد سربراہ کنبہ و خاندان کی اطاعت کرتے ہیں۔ جس سے قدرتی طور پر ایک بچے میں اطاعت و فرمانبرداری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

سوال(ix): مشترکہ خاندان سے کیا مراد ہے؟

جواب: مشترکہ خاندان سے مراد ایسا خاندان ہے جن میں اکٹھے رہنے کا رواج ہو۔ ایسے خاندان مشترکہ یا مخلوط خاندان بھی کہلاتے ہیں۔ مشترکہ خاندان میں دادا' دادی' پوتا' پوتی' چچا' چچی اور پھوپھا' پھوپھی وغیرہ سب ایک ہی گھر میں مل جل کر رہتے ہیں۔ یہ خاندانی نظام زیادہ تر مشرقی ممالک میں رائج ہے۔

سوال(x): معاشرے کا مفہوم واضح کیجئے۔

جواب: معاشرے کو انگریزی زبان میں سوسائٹی (Society) کہتے ہیں۔ لفظ سوسائٹی (Society) لاطینی زبان کے لفظ سوشس (Socius) سے ماخوذ ہے۔ جس کے لغوی معنی ساتھی کے ہیں۔ گویا معاشرے سے مراد ساتھیوں کا گروہ یا مجموعہ ہے۔ معاشرہ بنیادی طور پر افراد کا ایک ایسا اجتماع ہے جو اپنے مشترکہ عادات کی خاطر مل جل کر زندگی بسر کر رہے ہوں۔

﴿حصہ معروضی﴾

❑ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- کس مفکر کا قول ہے کہ انسان معاشرتی حیوان ہے؟

(الف) روسو (ب) سقراط (ج) آسٹن (د) ارسطو ✓

-2 بچے کی اولین درسگاہ ہوتی ہے:
(الف) مدرسہ (ب) مسجد (ج) لائبریری **(د) ماں کی گود ✓**

-3 ابن خلدون کی وجہ شہرت کس مضمون سے متعلق ہے؟
(الف) سیاسیات (ب) نفسیات **(ج) عمرانیات ✓** (د) اقتصادیات

-4 مشترکہ مقاصد کے لیے قائم ہوتا ہے:
(الف) خاندان **(ب) معاشرہ ✓** (ج) اقتدارِاعلیٰ (د) قانون

-5 قوم کی یہ تعریف کس مفکر نے کی ہے کہ قوم ایک قومیت ہے جس نے خود کو سیاسی وحدت کے طور پر منظم کرلیا ہو جو آزاد ہو چکی ہو یا آزادی حاصل کرنا چاہتی ہو؟
(الف) گلکرائسٹ (ب) لاسکی **(ج) لارڈ برائس ✓** (د) الیف۔ جے۔ گولڈ

-6 قومیت کے عوامل کے حوالے سے غیر ضروری عامل کی نشاندہی کیجئے۔
(الف) اشتراکِ نسل **(ب) مشترکہ موسیقی ✓** (ج) مشترکہ مذہب (د) مشترکہ علاقہ

-7 اسلامی تصور ملت مغربی نظریہ کے ہے:
(الف) مساوی (ب) مترادف **(ج) برعکس ✓** (د) مطابق

-8 علامہ اقبالؒ کے نزدیک اسلامی ملت کی بنیاد کیا تھی؟
(الف) مذہب ✓ (ب) زبان (ج) نسل (د) سیاست

-9 یہ شعر کس شاعر کا ہے:
بتانِ رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی
(الف) ناصر کاظمی (ب) فیض احمد فیض (ج) میر تقی میر **(د) علامہ اقبالؒ ✓**

-10 اللہ تعالیٰ کے پہلے پیغمبر ہیں:
(الف) حضرت آدمؑ ✓ (ب) حضرت نوحؑ (ج) حضرت ابراہیمؑ (د) حضرت موسیٰؑ

-11 جہاں بیوی، شوہر اور بچے الگ سے رہ رہے ہوں وہ خاندان کہلاتا ہے:
(الف) مادرسری خاندان (ب) مشترکہ خاندان **(ج) علیحدہ خاندان ✓** (د) پدرسری خاندان

-12 لاطینی زبان کے لفظ سوشس (Socius) کے لغوی معنی ہیں:
(الف) قوانین (ب) مقاصد (ج) ثقافتی ورثہ **(د) ساتھی ✓**

-13 تمام شعبوں میں مشترکہ زندگی گزارنے والوں کو کمیونٹی کہتے ہیں۔ یہ الفاظ کس مفکر کے ہیں؟
(الف) پروفیسر گنز برگ **(ب) میک آئیور ✓** (ج) اوسبورن (د) گلکرائسٹ

-14 مشہور ڈکٹیٹر ہٹلر کا تعلق کس ملک سے تھا؟
(الف) جرمنی ✓ (ب) جاپان (ج) برطانیہ (د) فرانس

-15 لاطینی زبان کے لفظ Natio کے معنی ہیں:
(الف) آزادی (ب) جذبہ (ج) تعاون **(د) پیدائش ✓**

☆☆☆☆☆☆☆

www.downloadclassnotes.com